رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
REGD No. L. 5254

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۲ فتح ۱۳۳۵ ہش | ۱۲ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

اخبار احمدیہ ربوہ ۱۱ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دانت کی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ اور گذشتہ دن رات بے چینی میں گزرے ہیں۔ بلڈ پریشر ابھی تک زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ٭

ہنگری کی شمالی پہاڑیوں میں دس ہزار چھاپہ ماروں اور روسی فوج کے درمیان زبردست جنگ

کئی اور علاقوں میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ بوڈاپسٹ میں نسبتاً امن ہے

بوڈاپسٹ ۱۱ دسمبر۔ ہنگری میں بوڈاپسٹ کی شمالی پہاڑیوں میں دس ہزار چھاپہ ماروں اور روسی فوج میں زبردست جنگ ہو رہی ہے ہنگری کے کئی دوسرے علاقوں میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ البتہ خاص بوڈاپسٹ شہر میں اب نسبتاً امن ہے۔ تاہم روسی فوج نے شہر کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ تاکہ باہر سے چھاپہ مار مزدوروں کی کوئی جماعت شہر میں داخل نہ ہوسکے۔ شہر کے گرد خاص خاص مقامات پر ٹینک اور توپیں وغیرہ نصب کردی گئی ہیں ہنگری میں ٹیلیفون وغیرہ کا سلسلہ بالکل منقطع ہے۔ مزدوروں کی مرکزی کونسل نے جو عام ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ اس پر آج سے عمل درآمد ہوتا تھا۔ لیکن اس اپیل کے معاً بعد سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کردیا گیا۔ اور مزدوروں کی تمام تنظیمیں توڑ دی گئیں۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد فوج نے وسیع پیمانے پر ناجائز اسلحہ کی تلاش شروع کردی ہے۔ چنانچہ جگہ جگہ چھاپے مار کر ناجائز طور پر حاصل کیا ہوا اسلحہ برآمد کرایا جارہا ہے ٭

نہر سویز کے مسئلہ پر امریکہ اور برطانیہ کے درمیان اختلافات دور کرنے کی کوشش

برطانوی اور فرانسیسی وزراء خارجہ سے امریکی وزیر خارجہ کی ملاقات

پیرس ۱۱ دسمبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل یہاں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ اور فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو پینو سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی جس میں نہر سویز کا مسئلہ تفصیلی طور پر زیر غور آیا۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ان ملاقاتوں میں نہر سویز سے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے نقطہ نظر کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور اس بارے میں متفقہ پالیسی اختیار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایجنسی کا کہنا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ملاقاتیں بڑی حد تک کامیاب رہی ہیں مسٹر ڈلس اور برطانوی وزیر خارجہ کی ملاقات کے بعد ایک امریکی ترجمان نے بتایا کہ معقول مدبروں نے نہر کو صاف کرنے کے سوال پر بات چیت ہوئی۔ ترجمان نے کہا کہ ملاقات بڑی حد تک کامیاب رہی ہے۔ مسٹر سلون لائڈ نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ بات چیت انتہائی طور پر تسلی بخش رہی۔ فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو پینو نے کہا کہ میں اور مسٹر ڈلس اس بات پر پوری طرح متفق ہیں کہ جتنی جلدی ہوسکے۔ اقوام متحدہ کی معرفت نہر کو صاف کیا جائے۔ تاکہ اس میں جلد سے جلد جہازوں کی آمد و رفت شروع ہوسکے ٭

ایک دو روز تک قرطاس ابیض شائع ہوگا

کراچی ۱۱ دسمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان ایک دو روز تک غیر ملکی امداد کے بارے میں اپنا قرطاس ابیض شائع کردے گی۔ اس جامع دستاویز کو اب آخری شکل دی جارہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس دستاویز میں بتایا جائے گا۔ کہ پاکستان کو اب تک کتنی غیر ملکی امداد ملی۔ اور اس کا استعمال کیسے ہوا۔ دستاویز میں یہ بھی بتایا جائے گا۔ کہ غیر ملکی امداد کے استعمال میں حائل مشکلات پر قابو پانے کے لئے آئندہ کیا اقدامات کئے جائیں گے ٭

مشرقی پاکستان کے لئے چاول اور گندم

کراچی ۱۱ دسمبر۔ پچھلے ہفتہ برما سے پانچ ہزار تین سو چھیالیس ٹن برمی چاول اور سات ہزار چھ سو اسی ٹن آسٹریلوی گندم مشرقی پاکستان پہونچی۔ صوبے کے لئے مزید ۳۸ ہزار ٹن چاول روانہ ہوچکا ہے۔ دریں اثناء مشرقی پاکستان میں اناج کے نرخ اور گر گئے ہیں ٭

اسرائیل حملے کی تیاریاں کررہا ہے

بغداد ۱۱ دسمبر۔ عراقی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل عرب ملکوں اور خاص طور پر اردن اور شام پر بڑے حملے کی تیاریاں کررہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت عراق اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسرائیلی خطرے کے مقابلہ کے لئے دفاعی تیاریاں جاری رکھنی چاہئیں۔ تاکہ عرب ملک دنیائے عرب کا دفاع کرسکیں۔ ترجمان نے حکومت اردن کی درخواست پر اردن سے عراقی فوجوں کی واپسی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ عراقی حکومت اردن کی اس رائے سے متفق نہیں ہے۔

"ملک شام اور اسکے تازہ حالات"

ربوہ ۸ دسمبر بروز ہفتہ جمعیۃ الناطقین بالعربیہ کے زیر اہتمام جناب سلیم الجابی المحترم نے مذکورہ عنوان پر عربی میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے صدارت کے فرائض انجام دیئے ٭

مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے انتخابات

ربوہ۔ حال ہی میں مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا۔ امین اللہ خان سالک نائب صدر اور جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سیکرٹری منتخب ہوئے ٭

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں خدا تعالیٰ نے یہ گُر بتایا ہے کہ مومن ہمیشہ اور ہر حال میں خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں

جماعت سے الگ ہونے والوں نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے منہ پھیر کر دوسروں کی طرف دیکھ رہے ہیں

خدا کو چھوڑ کر یہ جن سہاروں کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں وہ ہرگز ان کے کام نہ آئیں گے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج

موسم کی خرابی

کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہے۔ جب میں تندرست ہوتا تھا بلکہ ابتدائے جوانی میں بھی جب تیز ہوا چلتی تھی تو میری طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ اور سر درد ہو جاتی تھی۔ اب تو میں بیمار ہوں اور کمزور ہوں۔ اس لئے لازماً جو چیز جوانی میں مجھے نقصان پہنچاتی تھی۔ اب زیادہ نقصان پہنچاتی ہے آج صبح سے ہی جب میں ان کمروں میں نکلا۔ جن کا رخ میدان کی طرف ہے۔ تو اسی وقت سے طبیعت میں گھبراہٹ اور کوفت محسوس ہو رہی ہے میں نے ابھی

سورۂ فاتحہ

پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی زبان سے یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنے اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ان الفاظ میں مومن کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ دلیر اور بہادر ہوتا ہے ڈرپوک نہیں ہوتا۔ یہ نہیں ہوتا کہ کبھی وہ ایک طرف جھک جائے اور کبھی دوسری طرف کبھی وہ اسکے آگے ہاتھ پھیلا دے اور کبھی اسکے آگے بلکہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتا ہے۔ اور اسی سے مدد مانگتا ہے نہ کبھی وہ غیر سے مدد مانگتا ہے نہ کبھی غیر کے آگے اپنی حاجات لے کر جاتا ہے۔ اور نہ غیر کے آگے کمزوری دکھاتا ہے۔ بلکہ وہ

دائمی طور پر

ایک مقام پر کھڑا رہتا ہے۔ اور اس سے کبھی نہیں ہٹتا۔ کیونکہ اس کا ایمان بصیرت پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جس بات کو مانتا ہے ٹھیک سمجھ کر مانتا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ مانتا ہے اور شرح صدر کے ساتھ مانتا ہے یہ معیار ہمارے درمیان اور ان بعض لوگوں کے درمیان جو جماعت مبائعین سے روگرداں ہو رہے ہیں فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ آیا ان کے اندر وہی روح پائی جاتی ہے جو ایاک نعبد و ایاک نستعین میں بیان کی گئی ہے۔ یا کبھی وہ ہمیں خوش کرنے کے لئے ہماری طرف جھکتے ہیں۔ اور کبھی وہ یہ خیال کرکے کہ یہ تو ہمارے قابو میں نہیں آتے۔ غیروں کی طرف جھک جاتے ہیں، کہ شائد وہ ان کی مدد کریں۔ میں کل ہی وہ خطوط دیکھ رہا تھا۔ جو ایسے لوگوں کی طرف سے آئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے بہتوں کی طرف سے ایسے خطوط آئے تھے جن میں

عجز و انکسار

کا اظہار تھا۔ اور اس بات کا اقرار تھا۔ کہ ہم تو آپ سے تعلق رکھتے ہیں آپکے جاں نثار ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم پر یونہی الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم آپ کے خلاف ہیں لیکن بعد میں انہی لوگوں نے ہمارے خلاف جلسے کئے۔ اخباروں میں مضمون لکھے اور پارٹیاں بنائیں۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ان کا عمل ایاک نعبد و ایاک نستعین پر نہیں۔ کیونکہ اگر ایاک نعبد و ایاک نستعین پر ان کا عمل ہوتا تو ہمارے خلاف خیالات رکھتے ہوئے وہ ہماری طرف رجوع کیوں کرتے اور اگر وہ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے پرستار ہوتے۔ اور ہماری طرف رجوع کرنے کے حالات ان کے دلوں میں پیدا ہوتے تو پھر وہ غیروں کی طرف رجوع کیوں کرتے اور ان کی مدد حاصل کرنے کے لئے کوشش کیوں کرتے۔ آخر

سیدھی بات

ہے کہ اگر وہ ہمارے ہیں۔ تو وہ ہمارے غیر کی طرف نہیں جا سکتے اور اگر وہ ہمارے غیر کے ہیں تو ہماری طرف نہیں آسکتے۔ مگر ان کے خطوط ظاہر کرتے ہیں کہ ایک وقت میں وہ ہماری طرف آئے۔ اور ان کے مضامین اور ان کی کمیٹیاں یہ بتاتی ہیں کہ دوسرے وقت میں وہ غیروں کی طرف گئے۔ اس لئے وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین پر عامل نہ رہے۔ بلکہ انسان پر ان کی نظر ہوئی۔ اور اسی طرح وہ سورۂ فاتحہ کے بتائے ہوئے گُر کے خلاف چل پڑے۔ بس یہی بات ان کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔ اگر وہ سچے ہوتے۔ تو خواہ کچھ بھی ہوتا ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں ہے لیکن اگر ان کی حکومت سے بھی ٹکر ہو جاتی۔ اور ان کے سروں پر آرہ رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا تب بھی وہ یہی کہتے کہ ہمیں اس جماعت اور اس کے اصولوں سے نفرت ہے اور اگر واقعہ میں ان کے

دلوں میں ایمان

ہوتا تو چاہے ان کے سروں پر آرہ رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا۔ وہ کبھی جماعت کے دشمنوں سے نہ کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ بلکہ چاہے ان پر کتنا ہی ظلم کیا جاتا وہ بہادری کے ساتھ جیسا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے نمونہ دکھایا تھا کھڑے رہتے اور کہتے مارنا ہے تو مار لو۔ آخر تم ہمیں کتنی دفعہ مار لو گے ۱۹۵۳ء میں فساد ہوا۔ تو سیالکوٹ کی ایک مہاجر عورت کو لوگوں نے پکڑ لیا۔ اور اسے مارنا شروع کیا۔ اس نے کہا تم بے شک مجھے مار دو۔ آخر تم کتنی دفعہ مجھے مارو گے میری ایک ہی جان ہے وہ لے لو۔ لیکن میں نے صداقت کو قبول کیا ہے۔ اس لئے میں اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ وہ بڑی بہادری کے ساتھ دشمنوں میں سے گزرتی ہوئی یہاں پہنچ گئی۔ اور ہمیں آکر اطلاعات دیں۔ تو جو شخص واقعہ میں دل میں ایمان رکھتا ہے۔ اسے نہ کوئی لالچ راستہ سے ہٹاتی ہے۔ اور نہ کوئی خوف راستہ سے ہٹاتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم کیا جاتا ہے۔ یا ان کو ہم سے خوف ہے۔ لیکن مومن تو خوف کی پروا نہیں کیا کرتا پھر غیر کی طرف ان کا جانا بتاتا ہے کہ یہ لوگ ان سے کسی فائدہ کا لالچ رکھتے ہیں۔ اور مومن تو کسی لالچ کی پروا نہیں کیا کرتا۔ چاہے اسے کل

دنیا کی بادشاہت

ہی کیوں نہ مل جائے۔ تب بھی وہ اس کی پروا نہیں کرتا اور صداقت پر قائم رہتا ہے آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پیشکش کفار مکہ نے

ابوطالب کی معرفت کی تھی۔ وہ تو ان کو نہیں ہوئی۔ اپنی جماعت میں بھی ایک بے حقیقت شخص نے ان کو کہہ دیا۔ کہ ہمارا پلیٹ فارم ہمارا روپیہ اور ہماری تنظیم تمہاری تائید میں ہے۔ اور یہ اسی کی لالچ میں آ گئے۔ مگر اس کی تو کوئی حیثیت اپنی جماعت میں بھی نہیں ہے۔ اگر اپنی جماعت میں اس کی کوئی حیثیت ہوتی۔ تو اس کا پلیٹ فارم۔ اس کا روپیہ اور اس کی تنظیم مولوی محمد علی صاحب کو کیوں نصیب نہ ہوتی۔ آخر وہ بتائے تو سہی۔ کہ وہ پیغامیوں کو کتنا روپیہ دیتا ہے۔ وہ وکیل ہے اور صاحب آمد ہے۔ ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارا

ایک غریب آدمی

جس کی آمد اس سے نصف ہے۔ اس سے دگنا چندہ دیتا ہے۔ وہ ذرا اپنا مقابلہ ہمارے آدمیوں سے تو کر کے دیکھے۔ کہ ہمارے افراد کتنی قربانی کرنے والے ہیں۔ میرا ایک باڈی گارڈ ہے۔ جس کو -/۷۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس نے تحریک جدید میں -/۱۰۳ روپے چندہ لکھوایا ہے۔ اس کے ساتھ اگر صدر انجمن احمدیہ کا چندہ بھی ملا لیا جائے۔ تو اگر وہ وصیت کرنے والا ہے۔ تو ساڑھے سات روپے ماہوار وہ ہوگا۔ گویا نوے روپے سال کے بن گئے۔ یہ اور

تحریک جدید کا چندہ

دونوں ملا کر -/۱۹۳ روپے ہو گئے۔ لیکن اگر وہ وصیت کرنے والا نہ بھی ہو۔ تب بھی ۵۶ روپے کے قریب وہ چندہ عام دیتا ہوگا۔ اور تحریک جدید کا چندہ ملا کر -/۱۵۹ روپے بن جائیگا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ تیرہ روپے سے زیادہ ماہوار چندہ دیتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو کہتا ہے۔ کہ ہمارا پلیٹ فارم اور ہماری تنظیم اور ہمارا روپیہ تمہاری تائید میں ہے۔ اس کی آمد چھ سات سو روپے ماہوار سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ ۱۳ روپے ماہوار چندہ اپنی انجمن کو دیتا ہے۔ جو میرا ایک باڈی گارڈ جس کی آمد اس کی آمد سے دسواں حصہ بھی نہیں دے رہا ہے۔ اگر وہ اتنا چندہ دیتا ہے۔ تو وہ اسے ثابت کرے۔ لیکن اگر وہ ان لوگوں کو بھی اتنا چندہ نہیں دیتا۔ جن کا وہ حصہ ہے۔ تو وہ ان لوگوں کو کیا دے گا جو فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ

محض دھوکہ

ہے۔ اسی طرح جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں منافق یہودیوں سے کہا کرتے تھے۔ کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احدًا ابدًا۔ وان قوتلتم لننصرنکم (حشر ع ۲) یعنی اگر تم کو شہر سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ شہر سے نکل جائیں گے۔ اور اس بارہ میں کسی کی بات نہیں مانیں گے۔ اور اگر تم سے قتال کیا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے قتال کریں گے۔ لیکن کیا کسی تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ انہوں نے کوئی روپیہ یہودیوں کو چندہ کے طور پر دیا ہو۔ یا انہوں نے ان کے ساتھ مل کر کبھی قتال میں حصہ لیا ہو۔ تاریخ میں

صرف ایک ہی مثال

ملتی ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ یہودیوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں آئے۔ لیکن پھر وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور یہ غزوہ احزاب میں ہوا۔ جس وقت جنگ تیز ہوئی۔ منافق سب الگ ہو گئے۔ بلکہ ان میں سے بعض یہودیوں کے اندر ریشہ دوانیاں کرنے لگ گئے۔ پس اگر ان لوگوں کا یہ کہنا سچ ہے کہ ہماری سٹیج تمہاری تائید میں ہے۔ ہمارا روپیہ تمہاری تائید میں ہے۔ اور ہماری تنظیم تمہاری تائید میں ہے۔ تو وہ پہلے یہ بتائیں کہ اپنی عزت رکھنے کے لئے انہوں نے ان منافقوں کے سپرد کچھ کیا بھی ہے یا نہیں۔ اگر اور کچھ نہیں تو وہ اپنا ووکنگ مشن ہی ان کے سپرد کر دیتے۔ پھر ہم مان لیتے کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ یا جتنا چندہ پیغامی انجمن اشاعت اسلام کو دیتے ہیں: اتنا چندہ وہ ان لوگوں کو بھی دے دیتے۔ مثلاً

فرض کرو۔

انجمن اشاعت اسلام کا چندہ پچاس ہزار یا لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ تو پچاس ہزار یا لاکھ روپیہ سالانہ انہیں بھی مل جاتا۔ تا یہ کچھ کام کر کے دکھاتے۔ یا کام کر کے نہ دکھاتے۔ تو وہ اسے کھا ہی لیتے۔ اور ہم تو یہی امید رکھتے ہیں۔ کہ اگر پیغامی انہیں روپیہ دیتے۔ تو وہ کھا جاتے۔ لیکن کم از کم ان کی سچائی تو ثابت ہو جاتی۔ کہ ہمارا سٹیج۔ ہماری تنظیم اور ہمارا روپیہ تمہاری تائید میں ہے۔ سٹیج تو اس طرح ان کی تائید میں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنا ووکنگ مشن ان منافقوں کے حوالہ کر کے دکھا دیں۔ ہم مان جائیں گے۔ کہ یہ لوگ سچ بولتے ہیں۔ پھر جب ہم کہیں گے۔ کہ

ہم تبلیغ کرتے ہیں

تو جماعت سے نکلنے والے بھی کہہ سکیں گے کہ ہم بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن اب تو کہنی کی طرح ان پر یہی مثال صادق آتی ہے کہ سوگز وار دوں گز بھر نہ پھاڑوں۔ یعنی منہ سے تو میں کہتی ہوں۔ کہ اس پر سو گز تو ماں لیکن جب پھاڑنے کا وقت آئے۔ تو میں ایک گز بھی پھاڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہماری تنظیم ان الگ ہونے والوں کی تائید میں ہے۔ اگر واقعہ میں ان کی تنظیم ان لوگوں کی تائید میں ہے۔ تو وہ کیوں مولوی صدر الدین صاحب کو ہٹا کر ان میں سے کسی کو اپنا امیر نہیں بنا لیتے۔ اور اگر ان کا سٹیج ان کی تائید میں ہے۔ تو کیوں وہ ووکنگ مشن کو انجمن اشاعت اسلام سے لے کر ان لوگوں کے سپرد نہیں کر دیتے۔ اگر ان کا روپیہ ان کی تائید میں ہے۔ تو کیوں وہ یہ نہیں کرتے۔ کہ جتنا چندہ وہ انجمن کو دیتے ہیں۔ اتنا ہی چندہ وہ ان کو بھی دیا کریں۔ تا کہ دونوں برابر مقام پر آ جائیں۔ اور ان کو بھی تسلی ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کر دیں تو یہ ان کی سچائی کا ثبوت ہوگا۔ ورنہ جب تک وہ یہ نہیں کرتے۔ ان کی یہ باتیں محض منہ کی لاف زنی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہوگا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کے لئے ہنسی اور حقارت کا موجب بن جائیں گے

خدا تعالےٰ کے فرشتے

بھی کہتے ہوں گے۔ کہ کس جوش سے یہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہماری اسٹیج حاضر ہے۔ لیکن سٹیج دیتے نہیں۔ مثلاً پہلے تو یہ کریں۔ کہ اب عنقریب ان کا جلسہ سالانہ ہونے والا ہے۔ اس میں جتنے لوگ پہلے تقریریں کیا کرتے تھے۔ ان کی تقریریں منسوخ کر کے ان لوگوں کو تقریریں کرنے کا موقعہ دیں۔ اور اگر ان کی تنظیم ان لوگوں کی تائید میں ہے۔ تو پھر انجمن کی اکثر ممبریاں ان لوگوں کو دے دیں۔ کیونکہ جب تنظیم ان کے سپرد کی گئی ہے۔ تو کچھ ممبریاں ان کو بھی ملنی چاہئیں۔ میراثی والا کام تو نہ کریں۔ جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس کے کسی ججمان نے ایک گائے اسے تحفہ کے طور پر دی ہے۔ اس پر ایک اور ججمان نے اسے خواب میں کہا۔ کہ تمہارے پاس گائے ہے۔ میراثی نے کہا ہاں ہے۔ کہنے لگا۔ تم میرے پاس بیچ دو۔ میراثی نے کہا۔

دس روپے

دے دو۔ میں گائے دے دیتا ہوں۔ اس ججمان نے کہا۔ دس روپے بہت ہیں چار آنے لے لو۔ میراثی کہنے لگا۔ چار آنے۔ بھلا چار آنے میں بھی کبھی گائے آئی ہے۔ ججمان نے کہا۔ تمہیں بھی تو مفت ملی ہے۔ میراثی نے کہا۔ مفت تو ملی ہے۔ لیکن ہے تو گائے۔ اس پر اس نے کہا۔ اچھا [illegible] آنے لے لو۔ میراثی نے کہا۔ میں پانچ آنے نہیں لونگا۔ بھلا کبھی گائے بھی پانچ آنے میں آتی ہے۔ دوسرا شخص کہنے لگا۔ تمہیں بھی تو مفت ملی ہے۔ میراثی نے کہا۔ مفت بے شک ملی ہے۔ لیکن مفت ملنے کی وجہ سے گائے میں تو فرق نہیں پڑ جاتا۔ وہ کہنے لگا۔ اچھا ساڑھے پانچ آنے لے لو۔ میراثی کہنے لگا۔ دس نہیں دیتے تو نو دے دو۔ پھر اس ججمان نے کہا۔ اچھا چھ آنے لے لو۔ میراثی نے کہا۔ اچھا نو بھی نہیں تو آٹھ دے دو۔ ججمان نے کہا۔ ساڑھے چھ آنے لے لو۔ میراثی اور نیچے آ گیا۔ اور کہنے لگا چلو۔ سات روپے ہی دے دو۔ غرض اسی طرح ججمان بڑھتے بڑھتے آٹھ آنہ تک پہنچا۔ اور میراثی ایک روپیہ پر آ گیا۔ اور کہنے لگا اگر تم اصرار ہی کرتے ہو۔ تو ایک روپیہ دے دو۔ ججمان نے پھر بھی اٹھنی پر اصرار کیا۔ اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ میراثی نے دیکھا کہ نہ گائے کھڑی ہے اور نہ پیسہ ہے۔ اس نے جھٹ آنکھیں بند کر لیں۔ اور کہنے لگا۔ ججمان اچھا اٹھنی ہی دے دو۔ اب بھلا وہ ججمان کہاں سے آئے۔ جو اسے اٹھنی دے جائے۔

یہی حال

ان کا ہے۔ منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہماری تنظیم تمہاری تائید میں ہے۔ ہماری اسٹیج تمہاری تائید میں ہے۔ ہمارا روپیہ تمہاری تائید میں ہے۔ لیکن دیتے کچھ بھی نہیں۔ آخر کچھ دیں۔ تو ان بیچاروں کو پتہ بھی لگے۔ کہ واقعی یہ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اگر ان کی تنظیم ان منافقوں کی تائید میں ہے۔ تو انجمن کے پہلے ممبروں سے استعفیٰ دلوائیں۔ اور ان کی جگہ ان کو ممبر بنائیں۔ اگر ان کی اسٹیج ان کی تائید میں ہے۔ تو ووکنگ اور ہالینڈ مشن ان کے حوالہ کر دیں۔ اور نام نہاد برلن مشن بھی ان کے حوالہ کر دیں۔ اور کہیں تم ان مشنوں کو چلاؤ۔ تا کہ تمہاری عزت بھی دنیا میں قائم ہو جائے۔ اور اگر ہمارا روپیہ ان کے پیچھے ہے۔ تو کم از کم جتنا چندہ تم انجمن اشاعت اسلام کو دیتے ہو۔ اتنا ہی ان کو بھی دو۔ آخر تم اپنا سارا روپیہ تو انجمن اشاعت اسلام کو نہیں دیتے۔ بلکہ اس میں سے کچھ روپیہ اسے دیتے ہو۔ اتنا روپیہ تم ان کو بھی دے دو۔ تا کہ ان کی بھی

کچھ نہ کچھ حیثیت

تو بن جائے۔ اول تو یہ چاہیئے کہ تمہارا سارا روپیہ انہیں ملے۔ یعنی اگر تم چھ سو روپیہ ماہوار کماتے ہو۔ تو چھ سو کا چھ سو ہی انہیں دے دو۔ اور اگر بیوی بچوں کے لئے بھی کچھ رکھنا ہے

تو تین سو بیوی بچوں کے لئے رکھ لو۔ اور تین سو ان لوگوں کو دے دو۔ لیکن اگر تمہارے چندے حقیر ہیں۔ تو حقیر ہی سہی۔ مگر اتنے حقیر چندے ان کو بھی تو دو۔ تاکہ تمہارا روپیہ بھی ان کا ہو جائے۔ تمہاری اسٹیج بھی ان کی ہو جائے۔ اور تمہاری تنظیم بھی ان کی ہو جائے۔ غرض "تنظیم ان کی تائید میں ہے" کا یہ ثبوت ہے۔ کہ اپنے تمام ممبروں سے استعفیٰ دلواؤ۔ اور ان کی جگہ ان لوگوں کو ممبر بناؤ۔ جو ہماری جماعت سے الگ ہو گئے ہیں۔ اور روپیہ ان کی تائید میں ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جتنا چندہ تم انجمن اشاعت اسلام کو دیتے ہو۔ کم از کم اتنا چندہ تم ان لوگوں کو بھی دو۔ اور اسٹیج ان کی تائید میں ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ

آئندہ جلسہ سالانہ

پر اپنے پہلے سب لیکچراروں کو ختم کرو۔ اور ان کی جگہ ان لوگوں کو لیکچرار مقرر کر دو۔ اور باہر کے مشن جو تمہارے ہیں۔ ان کے حوالے کر دو۔ ہالینڈ کا مشن تو خالصتہً "میاں محمود صاحب" کا ہے۔ ووکنگ کا مشن ان کے پاس ہے اگرچہ ووکنگ مشن کے مشنری انچارج نے اس بات سے انکار کر دیا ہے۔ کہ اس مشن کا انجمن اشاعت اسلام سے کوئی تعلق ہے۔ مگر انجمن اشاعت اسلام والے کہتے ہیں کہ ہمارا اس سے تعلق ہے۔ اور وہ مشن ہمارا ہے۔ بہرحال یہ مشن ان کے حوالے کر دو۔ پھر پتہ لگے۔ کہ تمہاری اسٹیج ان لوگوں کی تائید میں آگئی ہے۔ یا مولوی صدرالدین صاحب کو امارت سے برطرف کر دو۔ اور ان کی جگہ ان لوگوں میں سے کسی کو امیر مقرر کر دو۔ تاکہ تم کہہ سکو۔ کہ دیکھ لو ہماری اسٹیج ان لوگوں کے قبضہ میں چلی گئی ہے۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک تمہاری ساری باتیں وہی ہیں۔ جو مدینہ کے منافقوں نے یہودیوں سے کہی تھیں۔ کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً۔ وان قوتلتم لننصرنکم اگر تم کو شہر سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر شہر سے نکلیں گے۔ اور اگر تم سے قتال ہوئی۔ تو ہم تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑیں گے۔ کیونکہ منہ سے تو ان لوگوں نے بھی کہہ دیا ہے۔ کہ ہمارا سب کچھ تمہارا ہے۔ لیکن بات وہیں کی وہیں ہے۔ منافقوں کو کچھ ملا نہیں۔ ان کی مثال بالکل اس میراثی کی طرح ہے۔ جس کا واقعہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ کہ ججمان نے اسے کہا اٹھنی لے لو۔ لیکن اس نے دیا کچھ بھی نہیں۔ پھر آنکھ کھلی تو اس نے جھٹ آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہاتھ بڑھا کر کہا۔ اچھا اٹھنی ہی دے دو۔ اسی طرح یہ لوگ بھی آنکھیں بند کر کے پیغام صلح کے مضمون نگار کو کہیں گے۔ اچھا جتنا چندہ تم انجمن اشاعت اسلام کو دیتے ہو۔ اتنا ہی ہمیں دے دو۔ یا چلو اس سے آدھا ہی دے دو۔ اور پھر ووکنگ مشن سارے کا سارا نہیں دیتے۔ تو آدھا ہی دے دو۔ یعنی ہمارا نام بھی اپنے ساتھ رکھ لو۔ اور کہو یہ لوگ بھی ہمارے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اور انجمن اشاعت اسلام میں اگر ساری تنظیم ہمیں نہیں دیتے۔ تو چلو آدھی ممبریاں ہی ہمیں دے دو۔ مگر وہ دیں گے کچھ نہیں درحقیقت یہ سب بہانے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کے جھوٹا ہونے کا ثبوت مل جاتا ہے۔ پس ایاک نعبد و ایاک نستعین میں خدا تعالیٰ نے یہ گر بتایا ہے۔ کہ مومن ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں۔ کسی انسان پر نہیں۔ لیکن جماعت سے الگ ہونے والوں نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ ہر طرف ہاتھ مارتے ہیں لیکن دوسری طرف یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ انہیں ملا کچھ نہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ

اصل دینے والا خدا ہے

جب یہ اس سے منقطع ہو گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی ان سے منہ پھیر لیا۔ اور انہوں نے اپنا اندرونہ اس طرح ظاہر کر دیا۔ کہ کبھی ہم سے مانگنے آگئے اور کبھی غیروں کے پاس مانگنے چلے گئے۔ لیکن نہ انہیں ہم سے کچھ ملا۔ اور نہ غیروں سے۔ گویا میراثی کی گائے کی طرح جو خواب میں اسے ملی تھی۔ اس کی نہ تو ایک روپیہ قیمت ملی۔ اور نہ اٹھنی ملی۔ اب آنکھیں بند کر کے گجرات کی طرف ہاتھ بڑھا کر یہ لوگ کہیں گے کہ ججمان اٹھنی ہی دے دو۔ لیکن اٹھنی چھوڑ انہیں چونی بھی نہیں ملے گی۔ بلکہ وہ تسلی رکھیں کہ چونی نہیں انہیں ایک آنہ بھی نہیں ملے گا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میں کہتا ہوں۔ کہ ایک آنہ تو کیا انہیں دو پیسے بھی نہیں ملیں گے۔ اور ان کی وہی مثال ہو گی۔ کہ

"آں سو رانده و ازاں سو درمانده"

اِدھر سے بھی گئے اور اُدھر سے بھی گئے ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھی خفا کر لیا۔ اور دنیا کی طرف جو نگاہ انہوں نے ڈالی تھی۔ وہاں سے بھی کچھ نہ ملا۔ انہی غلط امیدوں کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ یہ لوگ توبہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اور جب ان پر موت آئیگی۔ تو اس وقت افسوس سے کہیں گے۔ کہ ہم نے خدا کو تو چھوڑا ہی تھا۔ یہ لوگ جو کہتے تھے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان میں سے بھی کسی نے ہماری مدد نہ کی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی ناکام و نامراد رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت میں جب یہ لوگ تھے۔ تو گو جماعت میں کوئی بڑا عہدہ انہیں نہیں ملا تھا۔ لیکن بہرحال وہ کچھ تو تھے۔ جماعت کے کچھ دوست ایسے تھے۔ جن کے دل انہیں دیکھ کر اچھلنے لگتے تھے۔ اور انہیں دیکھ کر ان سے بغلگیر ہونے کے لئے آگے بڑھتے تھے۔ مگر اب وہ بغلگیر ہونا بھی گیا۔ اور وہ محبت اور پیار بھی گیا۔ اب ایسے لوگ رہ گئے۔ جو منہ سے تو کہتے ہیں۔ کہ آؤ تم ہمارے ہو۔ لیکن ان کی آنکھوں سے شرارے ٹپکتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے۔ تو وہ انہیں جہنم واصل کر دیں۔ اور اگر ۱۹۵۳ء والے فسادات پھر ہوئے۔ تو یہی لوگ جو ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے غیر احمدیوں کے ہاتھ سے اس کا شکار ہوں گے۔ اور غیر احمدی کبھی نہیں مانیں گے۔ کہ یہ احمدیت چھوڑ چکے ہیں۔ بلکہ ان کو طعنہ دیں گے۔ کہ تم پوشیدہ پوشیدہ احمدیوں سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ جب

گذشتہ فسادات

کی انکوائری ہوئی۔ تو گجرات کا ایک وکیل پیغامیوں کی طرف سے پیش ہوا۔ مسٹر جسٹس منیر نے اسے بڑے جوش سے کہا۔ کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم احراریوں کے ساتھ کھڑے ہو۔ اگر تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ تو وجہ کیا ہے۔ کہ جب لوگ ربوہ والوں پر ظلم کر رہے تھے۔ تم پر بھی کر رہے تھے اگر یہ لوگ واقع میں تمہارے خیر خواہ تھے۔ تو مولوی صدرالدین صاحب نے پولیس میں کیوں رپورٹ کی تھی۔ کہ ہمیں حملہ آوروں سے بچاؤ۔ پھر اگر تم ان لوگوں کے ساتھ تھے۔ تو یہ تمہارے گھروں پر حملے کیوں کرتے تھے۔ اور تم کو پولیس میں رپورٹ دینے اور اس سے مدد طلب کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔ اور پھر غصہ سے جہاں ہماری جماعت والے بیٹھے تھے۔ ان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔ جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر بیٹھو۔ لیکن اب لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے ان دنوں جماعت کی بڑی مدد کی۔ اگر انہوں نے ہماری جماعت کی مدد کی ہوتی۔ تو انکوائری کے وقت ہمارے ساتھ کیوں نہ بیٹھتے۔ اور جسٹس منیر انہیں جھڑکتے کیوں۔ اور یہ کیوں کہتے کہ جاؤ اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ انہیں تو خود کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ان لوگوں میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ پس فسادات کے دنوں میں تو یہ اپنی جانیں بچاتے پھرتے تھے۔ انہوں نے ہماری مدد کیا کرنی تھی۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص مرغ کو ذبح کر رہا ہو۔ اور فرض کرو۔ مرغ کو زبان مل جائے۔ تو وہ کہے۔ میں اس وقت تمہاری جان بچا رہا ہوں۔ جو آپ ذبح ہو رہا تھا۔ اس نے ہماری جان کیا بچانی تھی۔ وہ تو آپ خطرہ میں تھے۔ لیکن جب شور دب جاتا ہے۔ تو بعض لوگ ان کی تائید کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ اس پر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ فلاں نے ہماری تعریف کی۔ اور یہ نہیں جانتے کہ اگر کبھی خطرہ کا وقت آیا۔ تو وہ لوگ ان کی ویسی ہی مخالفت کریں گے۔ جیسی ہماری کر رہے ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر آئندہ کوئی خطرہ کا وقت آیا۔ تو لوگ ان کی مخالفت ہماری نسبت زیادہ کریں گے۔ مولوی ظفر علی صاحب اب تو فوت ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں غیر مبایعین کا ذکر کرتے ہوئے عام طور پر کہا کرتے تھے۔ کہ قادیان والے اور لاہوری احمدی دراصل ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک دمشقی ہیں۔ اور ایک اندلسی ہیں۔ (ارمغان قادیان ص ۳م ص ۲۹ و ص ۹۱ و ص ۱۷۸ و ص ۱۸۹) تو

حقیقت یہ ہے

کہ پیغامی چاہے دوسرے لوگوں کو خوش کرنے کی کتنی کوشش کریں۔ وہ خوش نہیں ہوں گے۔ یوں کسی اخبار کا کوئی اعلان کر دینا اور بات ہے۔ مثلاً "نوائے پاکستان" نے کوئی مضمون شائع کر دیا۔ یا سفینہ نے شائع کر دیا۔ تو اس سے کیا بنتا ہے۔ انہوں نے تو اپنے کالم پُر کرنے ہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ نوائے پاکستان یا سفینہ نے ان لوگوں کو کبھی دو چار ہزار یا دس ہزار دیا بھی ہے؟ اگر پھر بھی یہ لوگ جوتیاں چٹخاتے ہی پھر رہے ہیں۔ تو ان اخبارات کے خالی ایک نوٹ شائع کر دینے سے کیا بنتا ہے۔ آخر یہ دونوں روزانہ اخبارات ہیں۔ اور ان میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ ہماری چھ چھ ہزار یا آٹھ آٹھ ہزار کی اشاعت ہے۔ اگر چھ ہزار بھی اشاعت سمجھ لی جائے۔ تو ایک اخبار چالیس روپے فی خریدار لیتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی

اڑھائی لاکھ روپیہ

سالانہ کی آمدن ہے۔ اگر سوا دو لاکھ روپیہ بھی اخبار چلانے اور دفتر کے اخراجات پر خرچ ہو جائے۔ تو پھر بھی بیس پچیس ہزار بچ جاتا ہے۔ اس بیس پچیس ہزار میں سے دس پندرہ ہزار ہی وہ ان کے حوالہ کر دیں۔ تو ہم مان لیں۔ کہ یہ لوگ ان کے

خیر خواہ

ہیں۔ لیکن انہوں نے ان کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان کے دلوں میں ان کے لئے کوئی

احساسِ ہمدردی

نہیں۔ اگر ان کے دلوں میں احساسِ ہمدردی ہوتا تو وہ انہیں کچھ دیتے۔ ہماری جماعت کو دیکھ لو۔ اس کا غریب سے غریب آدمی بھی

چندہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں ایمان ہے اور چندہ دے کر دل میں خوشی محسوس کرتا ہے اگر وہ چندہ نہیں دیتا تو یہ لاکھوں روپیہ کا خرچ کہاں سے چلتا ہے۔ یہ خرچ اسی جماعت کے چندوں سے چلتا ہے۔ جو دنیا میں مفلس و قلاش سمجھی جاتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ
بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً
یعنی پہلے بھی ایسے ہی لوگوں نے

اسلام کی مدد

کی تھی جو اپنے ملک اور وطن میں رہتے ہوئے بھی بے وطن تھے اور آئندہ بھی ایسے ہی لوگ اسلام کی مدد کریں گے۔ غریب کے معنے عربی زبان میں مفلس کے نہیں ہوتے بلکہ مسافر اور بے وطن کے ہوتے ہیں۔ مگر مسافر سے یہ مراد نہیں کہ وہ لوگ کہیں باہر سے آئے تھے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور دوسرے صحابہؓ تھے تو مکہ کے ہی۔ لیکن مکہ والوں کو ان سے اس قدر دشمنی تھی کہ وہ ان سے ایسا سلوک کرتے تھے کہ گویا وہ کہیں باہر سے آئے ہیں۔ اور ان کے قابو آ گئے ہیں۔ گویا ابتداء میں بھی انہی لوگوں نے اسلام کی مدد کی جو اپنے وطن میں رہتے ہوئے بھی بے وطن تھے۔ اور آخری زمانہ میں بھی اسلام کی وہی لوگ مدد کریں گے۔ جو اپنے وطن میں بے وطن ہوں گے۔ چنانچہ دیکھ لو ہر روز جلسے ہوتے ہیں۔ حکومت سے کہا جاتا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے دو۔ یعنی انہیں

وطن میں بے وطن

کر دو۔ یہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ گویا احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرکے یہ لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہیں۔ ہمیں تو خوشی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ جب یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیدیا جائے۔ تو ہمیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ جاتی ہے کہ بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً۔ یعنی آخری زمانہ میں وہ لوگ اسلام کی مدد کریں گے۔ جو اپنے وطن میں بے وطن ہوں گے۔ پس جتنا بھی شور مچایا جاتا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دو۔ اتنی ہی ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ
بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً
اب اسلام تو کوئی جاندار چیز نہیں۔ جو مسافر ہو یا غریب ہو۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت کرنیوالے غریب ہوں گے اور وطن میں رہتے ہوئے بے وطن ہوں گے۔ پھر ان الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ اسلام ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو اپنا وطن چھوڑ کر اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ اب دیکھ لو وطن چھوڑ کر اسلام کی تبلیغ کرنے والے بھی صرف احمدی ہی ہیں۔ ورنہ دوسرے مولوی تو مسجدوں میں بیٹھے ہیں۔ یا اپنے گھروں میں۔ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں میں بیٹھے ہیں۔ وہ لوگ جو وطن چھوڑ کر اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہ صرف احمدی ہی ہیں۔ گویا سیعود غریباً کی پیشگوئی احمدیوں کے ذریعہ سے ہی پوری ہو رہی ہے۔ پس مخالف جتنا بھی شور ہمارے خلاف مچاتے ہیں اتنا ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمارا

ایمان اور یقین

بڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفوں کے مونہوں سے ایسی باتیں نکلوا دیتا ہے جس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور بھی روشن ہو جاتی ہے اور قرآن کریم پر ہمارا ایمان اور یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ہمیں اطمینان ہوتا ہے کہ جس خدا نے ۱۳۰۰ سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے وطن میں بے وطن ہونے کی خبر دی تھی۔ وہ آج ہمیں کیوں نہیں دیکھ رہا۔ پس ہمارے

دلوں کو تسکین

ہوتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ۱۳۰۰ سال پہلے ہمارا ذکر کرنے والا خدا آج بھی ہمارا ذکر کرے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ ہمارا ذکر کرے گا۔ تو وہ صرف آسمان پر ہی ذکر نہیں کرے گا۔ بلکہ زمین پر بھی کرے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو آسمان پر جبرئیل سے کہتا ہے کہ فلاں بندہ سے میں محبت کرتا ہوں۔ پھر جبرئیل اپنے نچلے فرشتوں سے کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر وہ فرشتے اپنے ماتحت اور نچلے درجہ کے فرشتوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں یہاں تک کہ ہوتے ہوتے یوضع لہ القبول فی الارض ساری دنیا میں اس کی مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔ تو جب ہمارے خدا نے ۱۳۰۰ سال پہلے

آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

ہمارے متعلق

خبر دی تھی تو لازماً وہ اب بھی ہمارا ذکر کریگا۔ اور جبریل دوسرے فرشتوں میں اسے پھیلائیگا اور نچلے فرشتے اپنے ماتحت فرشتوں میں اسے پھیلائیں گے۔ اور پھر فرشتے زمین والوں کو اس کی تلقین کریں گے یہاں تک کہ زمین والے ہم لوگوں کو وطن دے دیں گے اور آپ بے وطن ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی محبت دل میں ڈال دیتا ہے۔ تو اس کو لوگ اپنے آپ پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مدینہ والوں کو دیکھ لو مکہ سے لوگ ہجرت کرکے وہاں گئے اور انصار نے اپنے گھر انہیں دیدیئے اور ان کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک انصاریؓ نے اپنے مہاجر بھائی سے کہا کہ میری دو بیویاں ہیں۔ تم ان میں سے ایک کو پسند کر لو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ تم اس سے شادی کر لینا پھر وہ لوگ اپنی جائداد میں تقسیم کرنے کے لئے تیار ہو گئے بلکہ

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصارؓ کو کچھ دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو دے دیجئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب دنیا میں کسی کی قبولیت پھیلائی جاتی ہے تو لوگ اس کے لئے ایسی ایسی قربانیاں کرتے ہیں۔ کہ قریب کے رشتہ داروں میں بھی وہ قربانی نہیں پائی جاتی۔ وہ صرف منہ سے نہیں کہتے کہ گانے کی اٹھنی لے لو بلکہ وہ عملاً بھی دیتے ہیں۔ صرف اخبار میں یہ شائع نہیں کرتے کہ ہماری سٹیج بھی اور ہمارا روپیہ بھی اور ہماری تنظیم بھی تمہاری تائید میں ہے۔ مگر دیتے کچھ نہیں۔ یہ صرف منہ کی باتیں ہیں جب یہ اخبار میں چھپیں تو ایڈیٹر کو تو تنخواہ مل گئی۔ کیونکہ اسے کچھ سطور کم لکھنی پڑیں۔ لیکن انہیں کچھ بھی نہیں ملا۔ ہاں ایڈیٹر کے ذمہ جو کام تھا اسے اس سے کم کرنا پڑا اسے سارا اخبار بھرنے کی جو تنخواہ ملتی تھی۔ وہ تو اس نے لے لی لیکن اس کے مقابلہ میں اسے کام کم کرنا پڑا۔ لیکن ان لوگوں کو تو کچھ بھی نہ ملا۔ اور پھر ایڈیٹر کو بھی جو ملا۔ وہ حلال کا نہ ملا۔ کیونکہ اسے تنخواہ کے مقابلہ میں کم کام کرنا پڑا۔ ان لوگوں کی مثال بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسے مولوی برہان الدین صاحب کی ایک ہمشیرہ فوت ہو گئیں تو وہ

ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگے حضور خواب میں مجھے ایک دن میری ہمشیرہ ملیں تو مجھے خیال آیا میں اس سے پوچھوں کہ تمہیں جنت ملی ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں نے اس سے بات

دریافت کی تو اس نے بتایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ اور جنت میں جگہ بھی دیدی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ تم وہاں کام کیا کرتی ہو تو کہنے لگی میں بیر بیچتی ہوں۔ کہنے لگے خواب ہی میں میں نے کہا۔ بہن جنت میں بھی تجھے بیر بیچنے ہی نصیب ہوئے۔ ان لوگوں کو بھی دیکھ لو ہمیں چھوڑ کر گئے تھے مگر وہاں بھی انہیں کچھ نہ ملا۔ پیغام صلح نے صرف چند سطریں شائع کر دیں اور ایک شخص نے جسے اپنی جماعت میں بھی کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ یہ لکھ دیا کہ ہماری تنظیم تمہاری تائید میں ہے۔ یہ وہی بیر بیچنے والی بات ہے بلکہ بیر بیچنے میں تو پھر بھی کچھ مزہ ہے۔ لیکن پیغام صلح میں ایک یا دو سطر لکھ دینے میں کیا مزہ ہے۔ ملا تو کچھ بھی نہیں۔ اگر کچھ مل جاتا۔ تب تو کچھ بات بھی تھی۔ ملا

خدا تعالیٰ کے فضل سے

اسی جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کرتی ہے۔ لاکھوں آدمی اپنی جائیدادوں اور مالوں کو اس کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ اور ایسے لوگ قربان کرتے ہیں۔ جن کی مالی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی۔ اگر ظاہری طور پر دیکھا جائے تو ہمارا حق ہے کہ ان کی خدمت کریں۔ لیکن وہ اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آگے لاتے ہیں۔ اور اگر ہم ان سے کہدیں کہ تم غریب ہو۔ اسلئے چندہ نہ دو تو وہ رو پڑتے ہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بعض صحابہؓ آئے اور کہا یا رسول ہمارے لئے بھی لڑائی جنگ پر جانے کے لئے کچھ سامان مہیا کیجئے۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس کچھ نہیں۔ اس پر وہ روتے ہوئے واپس چلے گئے۔ بعد میں انہی لوگوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ خدا کی قسم ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے نہیں گئے تھے۔ کہ ہمیں اونٹ دیں کہ ہم ان پر سوار ہو کر جائیں

ہماری غرض

یہ تھی کہ ہمارے پاؤں ننگے تھے رستہ میں کانٹوں اور پتھروں پر سے گذرنا پڑتا تھا۔ ہمیں کوئی چپلی ہی دیدی جائے کہ اسے پہن کر شام کی طرف رومی لشکر سے لڑنے کے لئے چل پڑیں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں چپلی نہ دے کر بظاہر انہیں مرنے سے بچایا تھا۔ مگر وہ اس پر بھی رو پڑے کہ انہیں ثواب سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہی حال ہماری جماعت کے لوگوں کا ہے کہ غریب ہوتے ہیں۔ گھر میں فاقہ ہوتا ہے مگر پھر بھی آتے ہیں اور کہتے ہیں ہم سے اتنا چندہ لے لیا جائے۔ بعض اوقات عورتیں آ جاتی ہیں اور کہتی ہیں یہ چار انڈے ہیں۔ انہیں بیچ کر جو کچھ ملے چندہ میں دیدیں۔ اب انڈے بیچنے والوں کی کیا حیثیت ہوتی ہے ایک یا دو مرغیاں انہوں نے رکھی ہوئی ہوتی ہیں

اور وہ مرغیاں ایک دو انڈے دے دیتی ہیں اور وہ ان انڈوں کو بھی چندہ میں دے دیتی ہیں اور اگر ہم ان میں سے کسی عورت کے چندہ کو رد کر دیں تو وہ خوش نہیں ہو گی کہ اس سے چندہ نہیں لیا گیا بلکہ رو دے گی کہ اسسے

ثواب سے محروم

کیا گیا ہے اور خیال کرے گی کہ شاید مالدار کو ہی حق حاصل ہے کہ وہ چندہ دے۔ غریب کو چندہ دینے کا حق نہیں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ سیالکوٹ کے ایک دوست تھے جو بڑے مخلص تھے۔ قادیان میں اکثر آیا کرتے تھے مگر انہیں اعتراض کرنیکا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ ایک غریب احمدی نے مجھے دعوت پر بلایا۔ چائے پر یا کھانے پر اس وقت مجھے یاد نہیں رہا۔ کئی دن تک میں ٹلاتا رہا۔ کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ یہ غریب آدمی ہے۔ لیکن ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور اس نے کہا شاید اس لئے کہ میں غریب ہوں آپ میرے ہاں کھانا کھانا پسند نہیں فرماتے اس پر مجھے خیال آیا کہ خواہ مخواہ اسے ٹھوکر لگے گی اس کی دعوت قبول کر لو۔ چنانچہ ایک دن میں اس احمدی دوست کے گھر چلا گیا۔ سیالکوٹ کے وہ احمدی دوست جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وہ ہمیشہ ٹوہ میں رہتے تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو وہ اعتراض کریں۔ میں جب باہر نکلا تو وہ دروازہ کے پاس کھڑے تھے مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے۔ کیوں جی۔ کیا ایسے

غریب لوگوں کی دعوت

بھی آپ قبول کر لیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہمارے لئے ہر طرح مصیبت ہی ہے۔ جب میں اس شخص کی دعوت رد کرتا تھا تو وہ کہتا تھا مجھے غریب سمجھ کر میری دعوت رد کرتے ہیں۔ اور اب جو میں نے اس کی بات مان لی تو تم دروازہ کے سامنے کھڑے ہو اور کہتے ہو۔ کہ کیا ایسے غریبوں کی دعوت بھی آپ کھا لیتے ہیں۔ تو دیکھو ہماری جماعت میں وہ وہ مخلص پائے جاتے ہیں کہ ان پر غربت اور مفلسی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اسلام کے لئے آگے بڑھ کر قربانیاں کرتے ہیں۔ مزدوریاں کرتے ہیں اور چندے دیتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ

جماعت کو تحریک

کی تھی کہ کچھ زائد کام محنت مزدوری کا کرو اور تحریک جدید میں چندہ دو۔ چنانچہ سینکڑوں روپیہ دوستوں نے محنت اور مزدوری کر کے دین کی خدمت کے لئے دیا لیکن چونکہ اب اس تحریک کو دیر ہو گئی ہے اس لئے اس چندہ میں کمی واقعہ ہو گئی ہے۔ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے

ہاتھ سے محنت

کرو اور زائد آمد پیدا کر کے اس تحریک میں حصہ لو۔ مالدار آدمی بھی چاہے تو اسٹیشن پر جا کر قلی کا کام کر لے یا بازار میں کوئی مزدوری کا کام کر لے اور اس سے جو آمد ہو وہ تحریک جدید میں دیدے۔ پھر میں نے کہا تھا کہ زمیندار اگر آٹھ ایکڑ بوتا ہے تو ایک کنال وہ سلسلہ کے لئے بھی بوئے اور اس پر زیادہ زور لگائے پھر آٹھ ایکڑ کا بھی چندہ دے اور اس ایک کنال سے جو آمد ہو وہ بھی ساری کی ساری دیدے۔ اس طرح اسے

بہت زیادہ ثواب

ملے گا اور جماعت کی آمد بھی بڑھ جائے گی اگر سارے زمیندار اس طرح کرنے لگ جائیں تو اگرچہ وہ اب بھی چندہ دیتے ہیں لیکن پھر ان کا چندہ دگنا یا تین گنا ہو جائے گا۔ کیونکہ جب وہ ایک کنال کی پیداوار آٹھ ایکڑ کے علاوہ سلسلہ کے لئے دیں گے تو خدا تعالےٰ ان کے آٹھ ایکڑ میں بھی پیداوار زیادہ کر دے گا۔ اور وہ چندہ بھی زیادہ ہو جائے گا اور پھر یہ کنال جو سلسلہ کے لئے بوئی گئی ہے اس کی آمد بھی سلسلہ کو ملے گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کا چندہ اگلے سال دگنا تگنا ہو جائیگا۔ کچھ مدت تک دوستوں نے میری اس بات پر عمل کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اس میں سستی واقعہ ہو گئی ہے۔ اگر دوست اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو یقیناً ان کو اور ان کی اولادوں کو دین کی ایسی خدمت کرنے کی توفیق ملے گی جو مثال کے طور پر قائم ہو جائے گی۔

خطبہ ثانیہ

کے بعد حضور نے فرمایا

میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو باہر پڑا ہے یعنی ہماری مسجد کے جو مؤذن ہیں ان کی والدہ کا جنازہ ہے۔ دوسرے میاں غلام حسین صاحب اوورسیر جو یہاں بجلی کا کام کرتے ہیں ان کی لڑکی فوت ہو گئی ہے اور انہوں نے جنازہ پڑھانے کے لئے کہا ہے۔ اس لئے ان کی لڑکی کا بھی میں ساتھ ہی جنازہ پڑھاؤں گا۔

سلسلہ کتب اسلام

کے متعلق

ناظر صاحب اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ کا ارشاد

"عرصہ سے ہماری جماعت کے بچوں اور بچیوں کے لئے دینی نصاب کے فقدان کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا اور یہ معاملہ کئی دفعہ مجلس مشاورت میں بھی زیر بحث آ چکا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت کے بچوں کو اسلامی تعلیم اور اپنے بزرگوں کی تاریخ کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے تا وہ ان کے نقش قدم پر چل کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی میں ممد و معاون بن سکیں اور اپنے بزرگوں کے واقعات اور حالات پڑھ کر ان کی طبیعت میں جوش پیدا ہو کر عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا رہے۔ جب ہم حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے کرام کے حالات پڑھتے ہیں تو نظر تا ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہم بھی ان کی اتباع کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے سلسلہ کتب اسلام یعنی اسلام کی پہلی تا پانچویں کتاب مؤلفہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کو شائع کیا ہے۔ خاکسار نے یہ کتابیں پڑھی ہیں اور دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی اور بعض نے اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔ چونکہ یہ پانچوں کتابیں عمدہ پیرایہ میں لکھی گئی ہیں۔ اس لئے بچوں و بچیوں، عورتوں اور مردوں سبھی کے لئے یکساں مفید ہیں۔ ان کی اشاعت اور کثرت مطالعہ اخلاقی اور تربیتی رنگ میں بہت مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے ان سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تا ایسی کتابوں کی تالیف کا شوق بھی اہل قلم میں ترقی کرے اور ناشرین احباب کثرت سے اشاعت کر سکیں۔

(میاں غلام محمد اختر) ناظر اعلےٰ ثانی

ملنے کا پتہ:- **احمدیہ کتابستان ربوہ**

قیمت سیٹ اوّل (اسلام کی پہلی دوسری اور تیسری کتاب) ایک روپیہ۔
قیمت سیٹ دوم (اسلام کی چوتھی اور پانچویں کتاب) ایک روپیہ۔

مجلس عاملہ مرکزیہ انصار اللہ کی تشکیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کی حسب ذیل تشکیل منظور فرمائی ہے جس نے یکم نومبر ۵۶ء سے کام شروع کر دیا ہے یہ تقرر ۳۱ اکتوبر ۵۷ء تک کے لئے ہے۔ جملہ زعماء اور اراکین انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ	نام عہدیدار
(۱)	نائب صدر	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔
(۲)	قائد عمومی	خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔
(۳)	نائب قائد عمومی	شیخ محبوب عالم صاحب خالد
(۴)	قائد اصلاح و ارشاد	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
(۵)	قائد تعلیم	مولوی قمر الدین صاحب۔
(۶)	نائب قائد تعلیم	مولوی ظہور حسین صاحب۔
(۷)	قائد تربیت	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔
(۸)	نائب قائد تربیت	چوہدری غلام یٰسین صاحب
(۹)	قائد مال	چوہدری ظہور احمد صاحب۔
(۱۰)	نائب قائد مال۔	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
(۱۱)	قائد صحت۔	صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب

زائد ممبران (۱۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۱۳) چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب (۱۴) مرزا عزیز احمد صاحب (۱۵) چوہدری فتح محمد صاحب سیال (۱۶) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔

(ابوالعطاء جالندھری قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

★ جسے خود حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا۔

★ اور جو ۱۹۱۱ء سے زود اثر۔ مجرب ادویات غریب عوام کو کم قیمت پر مہیا کرتا چلا آیا ہے

جلسہ سالانہ پر آپکی خدمت کا موقع چاہتا ہے

قدیمی اولین شہرہ آفاق **حب اٹھرا** رجسٹرڈ فی تولہ ۱/۸ مکمل کورس ۱۱ تولہ ۱۳/۱۲/-	سوکھے کا مجرب علاج **حب مسان** فی شیشی سوا روپیہ	طاقت کا خزانہ **حبوب عنبری** رجسٹرڈ قیمت ۶۰ گولی بیس ۲۰ روپے
نرینہ اولاد گولیاں سو فیصدی مجرب دوائی کورس نو روپے	**بچوں کی چونڈی** دست روکنے کی بہترین دوائی شیشی بارہ آنے	**حبوب زود جام عشق** بے مثل دوا — ۶۰ گولی چودہ روپے
دوائی سیلان الرحم فی شیشی تین ۳ روپے	**گڑھتی** پیدائش کے موقعہ پر بچے کو دی جانے والی مفید و مؤثر دوا فی شیشی بارہ آنے	**نعمت الٰہی** رجسٹرڈ لڑکے پیدا ہونے کی دوا چھ ۶ روپے
دوائی خاص عورتوں کی اندرونی امراض کی دوا فی کورس تین روپے	**مقوی دانت منجن** فی شیشی آٹھ آنے	**قبض کشاء گولیاں** ۵۰ گولی ایک روپیہ
حب مفید النساء ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا برائے ایک ماہ تین روپے	**مقوی دماغ گولیاں** طالب علموں اور دفتری کارکنوں کیلئے تحفہ فی شیشی ایک روپیہ	**صندلین پاؤڈر** خون بڑھانے کی بہترین دوا دو روپے
تسہیل ولادت پیدائش کی گھڑیوں کو آسان بنانیوالی برائے ایک ماہ تین روپے	**شہزین** طاقت اور قوت بڑھانے کی دوا سولہ خوراک تین روپے	**عرق نظامی** جگر اور تلی کی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا۔ ۳۲ خوراک چار روپے
نمک سلیمانی آٹھ آنے سرمہ زنگاری فی تولہ دو روپے حب بواسیر ایک روپیہ	سرمہ نور العین رجسٹرڈ - فی تولہ دو ۲ روپے تریاق گردہ دو ۲ روپے تریاق ذیابیطس فی کورس سوا بیس روپے	**تریاق جریان** فی شیشی تین روپے

پیش کردہ: حکیم نظام جان (شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان برائے ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جو احباب اپنے آپ کو ٹکٹ سٹیج کے مستحق سمجھتے ہوں وہ اپنے نام اور مکمل کوائف مع وجہ استحقاق مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۶ء تک وکیل یا پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق اور سفارش سے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو ٹکٹ ملے۔ اس بارہ میں ناظر اصلاح و ارشاد کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا ــــ درخواست دیتے وقت یہ امر ملحوظ رکھیں کہ موجودہ حالات اور جگہ کی قلت کے پیش نظر محدود تعداد میں ہی ٹکٹ جاری ہوں گے ــ ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

”نیک طبعوں پر فرشتوں کا اوتار“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے بارے میں نیک اور متقی متلاشیان حق کو جو رؤیا و کشوف و الہامات ہوئے۔ اور آج سے ہزاروں اور سینکڑوں سال قبل پرانے نوشتوں میں آنے والے موعود کے نشانات و علامات کا پورا ہونا ہماری نئی تالیف ”بشارات رحمانیہ“ جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب کاغذ کی قلت اور گرانی کے باعث محدود تعداد میں چھپ رہی ہے۔ قیمت مجلد -/۴ غیر مجلد ۳/۸ علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ ۲۰ دسمبر تک پیشگی رقم بھیجنے والوں کو آٹھ آنہ رعایت کے علاوہ ان کے اسماء بھی فہرست معاونین میں بطور یادگار و شائع کر دئے جائیں گے۔ جلد از جلد آرڈر دیکر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

ترسیل زر بنام عبد الرحمٰن مبشر دفتر ترجمۃ القرآن بالمقابل مسجد بلاک ۶ ڈیرہ غازیخان

صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں گذارش

احباب غربا کے لئے گرم کپڑے بھجوانے کا انتظام کریں

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غربا رہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات بھجوائیں یا جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

حنیف احمد صاحب ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے لئے دعا کی درخواست

ربوہ ۱۱ دسمبر حنیف احمد ابن خانصاحب فرزند علی صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ بخار بھی اتر چکا ہے لیکن نقاہت بہت زیادہ ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں۔

اوقات روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰¾	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے لاہور	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نماز مترجم انگریزی میں

معہ عربی متن و نقشہ جات قیام و رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ۔ عیدین۔ نکاح۔ استخارہ۔ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ میں پہنچا دی جائے گی۔ پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بک ڈپو ۱۲ گولی مار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں۔

سکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

اعلان

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۲ بجے بعد از نماز ظہر دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ واقعہ عمارات دفاتر صدر انجمن احمدیہ متصل دفتر نظارت علیاء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ حصہ داران الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ وقت مقررہ پر دفتر میں تشریف لاکر اجلاس میں شرکت فرمادیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

1. سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء
2. انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ
3. تقرر آڈیٹر برائے سال آئندہ
4. کمپنی کے کام کو وسعت دینے کے متعلق مشورہ
5. کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

تہران اور استنبول کے درمیان ریلوے لائن

کوئٹہ ۱۱ دسمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ چار سال کے اندر اندر تہران اور استنبول کے درمیان ریلوے لائن کا سلسلہ قائم ہو جائے گا اور اس کے بعد جلد ہی اسے پاکستان تک بڑھا دیا جائیگا۔ ان ذرائع نے بتایا کہ حکومت ایران نے اس مقصد کے لئے ایک منصوبہ تیار کر لیا ہے اور بندر لنگاہ اور چاہ بہار کی بندرگاہوں کو بذریعہ ریل پاکستان سے ملانے کیلئے کافی رقم مخصوص کر دی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴